ضُوفشاں، چاند اور گُلاب

حُمیرا غزل صدیقی

ان کے ابروُ خمیدہ کی طرح تیکھا تھا
اپنی آنکھوں میں دید چھپا عید کا چاند
جانے کیوں آپ کے رخساروں دہک اٹھتے ہیں
جو کبھی کام میں چپکے سے کہا عید کا چاند

وہ گرمیوں کی اک گرم شام تھی حبس اور لو کے تھپیڑے دن بھر کی طویل مسافت طے کرنے کے بعد اب جا کے کچھ کم ہوئے تھے۔ دن بھر کی بھاگ دوڑ کے بعد تھکن سے اس کا انگ انگ درد سے نڈھال تھا' اس نے دل ہی دل میں دادی جان کو خراج تحسین پیش کیا جن کی عجیب وغریب منطق تھی کہ رمضان شروع ہونے سے قبل ہی آپا کی شادی کے تمام کارڈز رشتہ داروں تک پہنچ جانے چاہئیں تاکہ وہ اپنے پورے جنجال سمیت تشریف لاسکیں گو کہ آپا کی شادی عید کے بعد ہونا قرار پائی تھی البتہ نکاح بروز عید ہی مقرر کیا گیا تھا۔ دادی جان کو اپنی پہلی اور لاڈلی پوتی کی شادی کی بہت خوشی تھی جس کی وجہ سے وہ جو دو بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا' گھن چکر بنا یہاں سے وہاں چکراتا پھر رہا تھا۔ ابھی بھی وہ دور پرے کے رشتہ داروں کے گھر کارڈز تقسیم کرکے آرہا تھا اس نے جیسے ہی گھر کی دہلیز پر قدم رکھا بیلے کی کیاریوں سے اٹھتی دلفریب خوشبو نے اس کے اعصاب پر میٹھی پھوار کا سا کام کیا اس نے گاڑی پورچ میں پارک کی اور اندر آ گیا۔ سامنے ہی دادی اپنے بڑے سے تخت پر پان سے انصاف کررہی تھیں' آپا اور اماں بھی ان کے پاس بیٹھی شام کی چائے سے لطف اندوز ہورہی تھیں۔ اسے دیکھتے ہی ان کے چہرے پر دھیمی سی مسکان آ ٹھہری۔ انہیں سلام کرتا وہ ان کے پاس ہی آن بیٹھا جب کہ دادی اس کے ہاتھ میں بچے ہوئے کارڈز دیکھ کر متفکر ہوئیں۔

"جازب بیٹا! کیا آج بھی سارے کارڈز تقسیم نہیں ہوئے؟"

"نہیں دادی! بس کچھ گھر رہ گئے ہیں' آج ٹریفک بہت تھا اور پھر گاڑی کا اے سی بھی خراب تھا اس لیے میں گھر آ گیا۔" دادی کے غصے کو نظر انداز کرتے اس نے نہایت تحمل سے جواز پیش کیا۔ دادی ہمیشہ سے ہی ایسی سخت طبیعت واقع ہوئی تھیں۔ وہ تو مرحوم دادا کی حلیم طبیعت اور امی جان کی وفرماں برداری نے نہ صرف گھر کے ماحول کو خوش گوار بنائے رکھا بلکہ دادی کے ہر حکم کی تعمیل کی وہ ان کی منظور نظر بھی تھیں' اسی وجہ سے وہ اپنی اسی بہو سے کچھ زیادہ ہی پیار کرتی تھیں البتہ چچی جان سے ان کی کبھی نہیں بنی' یہی وجہ تھی کہ چچی اور چچا جان اپنی دو عدد بیٹیوں کے ہمراہ اوپر کے پورشن میں رہتے تھے۔

"اچھا کوئی بات نہیں' مگر بیٹا! رمضان سے پہلے کرلینا ایک تو اتنی گرمیاں ہیں اور پھر روزہ کی حالت میں کہاں خوار ہوتے پھرو گے۔" دادی نے اس کا خیال کرتے ہوئے محبت سے کہا تو اسے اپنی عزیز از جان دادی پر بہت پیار آیا! وہ دھپ سے ان کی گود میں لیٹ گیا۔

"چل پرے ہٹ بدمعاش کہیں کا' جا کے منہ ہاتھ دھولو پہلے' عابدہ بہو تم چھوٹی سے کہہ کہ کھانا گرم کروائو' بچے کے لیے۔" دادی نے محبت سے اس کے بال سہلاتے ہوئے کہا' امی اور آپا بھی مسکرا اٹھیں۔ گھر آنے سے قبل جو تھکن تھی وہ اب غائب ہوچکی تھی۔

......☆☆☆......

"میری تو سمجھ میں نہیں آتا یہ عابدہ کی کالی پیلی بیٹی کا رشتہ ایسے تافانا کیسے طے ہوگیا اور تو اور شادی بھی جلدی ہی ہورہی ہے۔" نصرت چچی نے جب سے افریشم آپا کی شادی کا سنا تھا ان کی جلن کسی طور کم نہیں ہورہی تھی' ان کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا' جو لوگوں کی خوشیوں سے خوامخواہ ہی جل کر اپنی زندگی عذاب بنالیتے ہیں' اس وقت بھی وہ شدید طیش میں لاؤنج میں چکر لگاتے ہوئے اپنی بڑی بیٹی ثناء سے مخاطب تھیں جوان کا پرتو تھی۔

"اُف امی! اب بس بھی کریں' مل گیا ہوگا انہیں بھی کوئی ان کے جیسا کالا پیلا...... جس کی فیملی بہت بڑی اور عجیب ہوگی اور انہیں کام کرانے کے لیے نوکرانی چاہیے ہوگی' جب ہی شکل وصورت پر توجہ نہ دیتے ہوئے جھٹ شادی کے لیے تیار ہوگئے۔ آپ خوامخواہ ہی دل مت جلائیں اپنا۔" ثناء نے بڑے بے پروا انداز میں اپنا تجزیہ پیش کیا۔

"اگر تم نے زندگی میں فیشن اور فلموں کے علاوہ کچھ کام کیا ہوتا تو آج مجھے یہ دن نہ دیکھنا پڑتا' اپنی خوب صورتی کے ساتھ اگر ذرا سی عقل بھی استعمال کرتیں تو اس افریشم کی جگہ آج تمہاری شادی ہورہی ہوتی۔ جنید اتنا اچھا خوب صورت لڑکا ہے اور تو اور کافی کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق ہے یونہی تو تمہاری دادی اور تائی نے اپنی بچی کا رشتہ نہیں کروایا۔" جب سے نصرت نے جنید کی تصویر دیکھی تھی ان کا ملال کسی طور کم نہیں ہورہا تھا' ان کی باتوں پر ثناء نے چونک کے ماں کو دیکھا۔

"ہونے دیں امی! ویسے بھی میرے لیے تو کوئی شہزادہ ہی آئے گا اس جنید سے لاکھ درجہ بہتر۔"

"بس کردیں آپ دونوں' مجھے تو سمجھ نہیں آتا آخر آپ لوگوں کو تائی کی فیملی سے مسئلہ کیا ہے خود تو آپ خاندان میں کسی کو لفٹ نہیں کراتیں' اب اگر آپی کی شادی ہورہی ہے اور آپ خوش نہیں ہوسکتیں' دعا نہیں دے سکتیں تو خوامخواہ جلیں مت یہ سب نصیبوں کے کھیل ہیں۔" ثناء سے دو سال چھوٹی حنا جو فطرتاً بہت سمجھ دار ونرم خو تھی کب سے لاؤنج میں بیٹھی ان دونوں کی تکرار سن کے خاموش نہ رہ پائی اور آخر بول ہی پڑی۔

"تم تو چپ ہی رہو لگتا ہی نہیں تم میری بیٹی ہو' نجانے ان ماں بیٹیوں نے تم پر جادو کردیا ہے' جب دیکھو ان کے گن گاتی ہو۔" نصرت نے جھنجلا کے کہا' ان سے بحث کا کوئی فائدہ ہی نہیں تھا انہوں نے آج تک اپنے شوہر نامدار کی بات نہیں سنی تھی ان کی اسی تلخ مزاجی کی بنا پر سب ان سے کتراتے تھے۔ حنا نے تاسف سے ماں کو دیکھا اور اک نگاہ بھر کے اندر چلی گئی' ثناء نے بھی اس کی تقلید کی اور جازب جو دادی جان کے کہنے پر حنا کو بلانے آیا تھا ان کی باتوں سے سخت بدمزہ ہو کے واپس مڑ گیا' اپنی چچی جان سے اس کی شکایتوں میں ایک تلخ اضافہ آج پھر ہوگیا تھا۔

"کیا ہوا بھیا! حنا نہیں آئی کیا؟ مارکیٹ جانا ہے اس کے ساتھ مگر یہ لڑکی بھی نہ پتا نہیں کہاں مصروف ہے صبح سے ایک بار بھی نیچے نہیں آئی۔" چچا کے پورشن کی طرف سے اسے اکیلا آتا دیکھ کر دُرریشم نے استفسار کیا جو کافی بے چینی سے حنا کے انتظار میں ادھر سے اُدھر ٹہل رہی تھی۔

"آرہی ہوں' تم بلاؤ اور میں نہ آؤں' ایسا کبھی ہوا ہے کیا۔" اس سے پہلے کہ جازب کچھ کہتا اچانک سے حنا نے نیچے اترتے ہوئے جہاں دُرریشم کو فرط مسرت سے ہمکنار کیا وہیں جازب کو چونکا دیا۔ اس نے تو حنا سے کچھ کہا ہی نہیں تھا بلکہ چچی کی باتیں سن کے دروازے سے ہی لوٹ آیا تھا۔ جازب نے حیرانی سے حنا کو دیکھا جب کہ وہ اس سے نظریں چراتی ہوئی دُرریشم کے پاس جا کھڑی ہوئی تھی۔

"شکر ہے خدا کا صبح سے تمہاری شکل تو نظر آئی ورنہ میں تو سمجھی تھی کہ محترمہ پتا نہیں کن چکروں میں الجھی ہیں۔" چھوٹی نے شرارت سے کہا تو وہ پھیکی سی ہنسی ہنس دی' ورنہ جب سے اس نے جازب کو سیڑھیوں سے نیچے جاتا دیکھا تھا اسے یہی فکر کھائے جارہی تھی کہ امی کی باتیں سن کر انہیں کتنی تکلیف پہنچی ہوگی' جازب کا مرجھایا ہوا چہرہ اسے سمجھا گیا تھا کہ وہ سب سن چکے ہیں۔

"اچھا تم دو منٹ رکو میں ذرا اندر سے کپڑے لے آؤں' جن کی میچنگ کی چیزیں لینی ہیں۔" چھوٹی اس کا کندھا تھپتھپا کر اندر چلی گئی جب کہ وہ صوفے پر ٹک گئی جب ہی جازب اس کے پاس چلا آیا۔

"تم فکر نہیں کرو چچی کی تو عادت ہے مجھے برا نہیں لگا چلو اب مسکراؤ ورنہ تمہاری یہ روتی شکل دیکھ کے مارکیٹ میں سب ڈر جائیں گے۔" اس نے آخر میں شرارتاً کہا تو وہ مسکرا اٹھی۔ "جازب بھائی آپ بھی ناں......"

"ہاں میں بھی ناں کیا؟" اس کے جملہ ادھورا چھوڑنے پر اس نے شرارت سے گھورا۔

"چیری بلاسم نہ ہوں تو۔" اس نے کھلکھلاتے ہوئی اس کی سانولی رنگت پر چوٹ کی اور اندر بھاگ گئی' جازب کا بے ساختہ قہقہہ فضا میں گونجا تھا۔ اس نے بہت ہلکا پھلکا محسوس کیا خود کو اور مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا' ان لوگوں کو

اسے ہی مارکیٹ لے کے جانا تھا۔

❁......❁......❁

قصر راحت کی بنیاد راحت بیگم اور عبدالصمد صاحب نے مل کر رکھی تھی' خدا نے انہیں دو بیٹوں اور دو بیٹیوں کی نعمت سے نوازا تھا۔ سب سے بڑے ریحان پھر فیضان اور پھر ان کے آنگن میں بہار بن کے رابعہ اور نازیہ نے قدم رکھا تھا۔ راحت بیگم کی نفاست وسلیقے کے سارے خاندان میں چرچے تھے' بس وہ غصے کی ذرا تیز تھیں جب کہ عبدالصمد اتنے ہی حلیم ونرم طبیعت کے مالک تھے' یہی وجہ تھی کہ انہوں نے نہ صرف اپنی بیٹیوں کی بلکہ بیٹوں کی تربیت بھی نہایت محبت سے کی تھی' بچے بڑے ہوئے تو راحت بیگم نے ان کی شادی کے معاملے میں بھی حسن سے زیادہ سیرت و سلیقے کو فوقیت دی اور اپنی دور پرے کی رشتہ دار کی بیٹی عابدہ کو اپنے بڑے بیٹے کے لیے پسند کرلیا اور یوں ایمان کی شادی کے ساتھ ساتھ انہوں نے رابعہ کی شادی بھی عبدالصمد صاحب کے دوست کے بیٹے کے ساتھ کردی' جو شادی کے بعد لندن شفٹ ہوگئے یوں تو بظاہر گھر میں ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھیں عابدہ واقعی ایک قابل فخر بہو ان کے لیے ثابت ہوئی تھیں مگر ان کے دبے ہوئے رنگ کے آگے خاندان بھر میں ان کا سلیقہ کہیں پیچھے رہ گیا تھا جس کی ہلکی سی پھانس راحت بیگم نے جب محسوس کی جب ان کے آنگن میں سانولی سی افریشم نے قدم رکھا اور اس کے ایک سال بعد ہی جاذب کی پیدائش پر جس طرح لوگوں نے چوٹ کی تو عبدالصمد صاحب کے لاکھ سمجھانے کے باوجود بھی راحت بیگم کے دل سے یہ سب نہ نکلا اور انہوں نے فیضان کے لیے چاندسی دلہن کی تلاش شروع کردی جو بالآخر ان کی ایک سہیلی کی بیٹی نصرت پر پہنچ کے ختم ہوئی اور نصرت پوری شان وشوکت کے ساتھ قصر راحت میں آن بسیں لیکن جلد ہی اپنی زبان درازی کے باعث وہ سب کے دلوں سے اتر گئیں خاص کر شاہ کی پیدائش کے بعد انہوں نے افریشم اور جاذب کے ساتھ جس سرد مہری کا مظاہرہ کیا وہ راحت اور عبدالصمد صاحب کے لیے ناقابل برداشت تھا خود ان کے شوہر بھی سب سے نظریں چرائے پھرتے تھے' ان کی اپنی بیگم کے آگے ایک نہ چلتی تھی اور جب عابدہ کے ہاں درریشم اور نصرت کے ہاں حنا پیدا ہوئی تو راحت بیگم کا عابدہ اور ان کے بچوں کی طرف والہانہ جھکاؤ دیکھ کر نصرت کے اندر رقابت کے شدید ترین احساس نے انگڑائی لی اور وہ اپنی ضد وطنطنے کے دم پر اوپر کے پورشن میں شفٹ ہوگئیں' جس کا دکھ سب کو ہوا مگر ان کی زبان درازی سے گھر کی فضا میں جو بدمزگی قائم ہوئی تھی' اس کے اثرات کسی حد تک زائل ہونے شروع ہوگئے تھے اور ان ہی ہنگاموں میں عابدہ کے توسط سے ان کے ملتان میں رہائش پذیر کزن سے نازیہ کا رشتا آنا فاناً طے ہوگیا اور وہ شادی کرکے ملتان روانہ ہوگئیں جب ہی عبدالصمد صاحب سگریٹ نوشی کے سبب کینسر میں مبتلا ہوگئے اور ملک عدم سدھار گئے' ان کی وفات کے بعد راحت بیگم ڈھ سی گئیں مگر بچوں کی ڈھارس و ہمت کی بدولت اپنے پوتے پوتیوں کے لیے انہوں نے خود کو مضبوط کرلیا ان ہی دنوں رابعہ بھی اپنے شوہر اور اکلوتے بیٹے عمر سمیت پاکستان آگئیں اور دو ماہ تک یہیں رہیں۔ راحت بیگم کو سنبھالنے میں ان کا اور عابدہ کا بہت بڑا ہاتھ تھا مگر چند برس بعد ہی ریحان ایک کار ایکسیڈنٹ میں چل بسے' یہ خبر قصر راحت پر قیامت بن کے ٹوٹی تھی جہاں افریشم' جاذب اور درریشم یتیم ہوئے تھے وہیں عابدہ نے اپنا سہاگ کھویا تھا مگر یہ راحت بیگم ہی تھیں جنہوں نے عابدہ کو اور بچوں کو سنبھالا ان کی اور ریحان کی سیونگز نے انہیں بہت سہارا دیا' ان حالات میں بھی نصرت کا دل نہ پگھلا البتہ فیملی بزنس ایک ہونے کی سبب فیضان نے اپنے بھائی کی ذمہ داریاں بھی جاذب کے بڑے ہونے تک خود سنبھالیں اور اس معاملے میں نصرت کی ایک نہ سنی ایک وہ اور حنا ہی تھے جنہیں سب سے انسیت تھی۔

❁......❁......❁

کراچی کی شامیں دن کی نسبت گرمیوں میں اکثر خوش گوار ہوجاتی ہیں' آج بھی موسم کافی خوش گوار تھا' کل سے رمضان المبارک کا باقاعدہ آغاز ہونا تھا سو ہر طرف گہما گہمی نظر آرہی تھی' درریشم صحن میں لگی کیاریوں میں پانی ڈال رہی تھی جب کہ دادی جان حسب معمول اپنے تخت پر براجمان تسبیح پڑھنے میں مصروف تھیں اور اماں ان کے برابر میں بیٹھی آپا کے کپڑوں پر ستارے ٹانک رہی تھیں اور جاذب زور و شور سے پانی وسرف کا بے جا استعمال کرتے ہوئے گاڑی دھونے میں مگن تھا۔ جب ہی چچا اور نصرت چچی کہیں جانے کے لیے چلے آئے' چچا جان نے بڑھ کے دادی کو سلام کیا جب کہ چچی انہیں گھورتی ہوئی آگے بڑھ گئیں۔

"چچا جان اگر آج آپ مصروف نہ ہوں تو تھوڑی دیر تک آجائیے گا' آپا کے فرنیچر کا آرڈر دینے جانا ہے۔" جاذب نے انہیں دیکھتے ہوئے آگاہ کیا۔

نصرت چچی نے قہر بار نظروں سے اپنے مجازی خدا کو گھورا جس کا مطلب یہ تھا کہ انہیں اب چلنا چاہیے۔

"ہاں بیٹا کیوں نہیں بس تمہاری چچی کو ذرا ان کی بہن کی طرف چھوڑ آؤں' جب تک تم تیار رہنا پھر چلتے ہیں۔" انہوں نے اپنی نصف بہتر کو نظر انداز کرتے کمال اطمینان سے جواب دیا جس پر وہ تلملا کے رہ گئیں۔

"دیر ہورہی ہے چلنا نہیں ہے کیا اور آپ چھوڑ کے کیوں آئیں گے' آپا اور آفاق بھائی نے کھانے کا بھی اہتمام کیا ہے۔" نہایت سفاکی سے جھوٹ بولتے ہوئے انہوں نے جاذب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اماں اور دادی نے بھی ناگواری سے پہلو بدلا تھا۔

"اے نصرت بیٹا! گھر کی شادی ہے بے چارہ جاذب اکیلا ہی ہر کام کررہا ہے اور تم دونوں کے سیر سپاٹے ختم نہیں ہورہے' کل کو تمہاری بچیوں کا بھی وقت آئے گا کچھ ہوش کے ناخن لو نہیں تو صاف منع کردو جہاں اتنا سب اکیلے کررہا ہے باقی سب بھی کرلے گا' تم لوگوں کو ضرورت نہیں زحمت کی آنا بس مہمانوں کی طرح۔" دادی نے جس قدر غصے سے نصرت چچی کے جواب میں کہا' تمام نفوس ہی حق دق ان کا جلالی روپ دیکھ رہے تھے۔ درریشم چپ چاپ نظر سے کھسک لی تھی' اماں اور جاذب بھی نظریں جھکائے اپنے آپ کو مصروف ظاہر کررہے تھے جب کہ چچا شرمندگی سے دادی کے سامنے کھڑے تھے۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں کریں' یہ سب کام ایک یہ ہی تو بچے ہیں سب کاموں کے لیے آپ نے ہمیشہ ہم میں اور ان کے بچوں میں فرق رکھا اور سب کچھ عابدہ بھابی اور ان کے بچوں کو دے ڈالا سنیں فیضان صاحب! آپ سنبھالیں اپنا بھتیجوں اور اماں کے کام میں چلی ورنہ سارے الزام میرے ہی سر آئیں گے۔" وہ غصے سے تن فن کرتیں اپنے اندر کا ابال باہر نکال کے واپس اندر چلی گئیں جب کہ فیضان حیران و پریشان تخت پر ڈھے گئے ان کی شریک حیات نے زندگی کے ہر قدم پر انہیں گھر والوں کے سامنے رسوا ہی کیا تھا۔

❁......❁......❁

"چھوٹی چائے بنادو ذرا......" وہ نہایت عجلت میں کچن میں داخل ہوا تھا مگر وہاں درریشم کی جگہ حنا کو دیکھ کے اس کی زبان کو بریک لگا۔

"ارے جاذب بھائی آگئے آپ تراویح پڑھ کے میں چائے ہی بنانے آئی تھی سب کے لیے' درریشم اندر ہے آپا کے کمرے میں۔" حنا نے مسکرا کے کہا وہ سائیڈ میں موجود اسٹول کھینچ کے وہیں بیٹھ گیا۔

"ویسے جنگلی مانو بلی ایک بات تو بتاؤ ذرا۔"

"جاذب بھائی! پہلے تو یہ ڈیسائیڈ کرلیں کہ میں جنگلی ہوں یا مانو......" اس نے گھورتے ہوئے کہا تو وہ کھلکھلا کے ہنس دیا۔

"بھئی میرے لیے تو دونوں ہی ہوں۔" وہ بچپن ہی سے اسے اسی نام سے بلاتا تھا۔ اس کی شرارتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے حنا نے اسے آپا کے کمرے میں جانے کا کہا تو وہ سب کی چائے لے کر باہر آگئی اور وہ خود بھی اس کے پیچھے اٹھ کھڑا ہوا۔

دادی جان اپنے کمرے میں تسبیح میں مصروف تھیں خاص کر رمضانوں میں عشاء کے بعد ان کی تسبیح وعبادت بہت طویل ہوجاتی تھی جب کہ عابدہ اسٹور میں رکھے ٹرنک میں سے پرانا سامان نکالنے میں مصروف تھیں وہ دونوں کو چائے دے کر آپا کے کمرے میں چلی آئی' تو جاذب بھی وہاں بیٹھا دنوں سے ادھر اُدھر کی باتیں کررہا تھا' ان چاروں کی ہمیشہ سے ایسی ہی محفلیں سجتی تھیں' روزانہ رات کی چائے سب ساتھ پیتے تھے۔

"آپا یہ میرون کلر ویسے اپنی ڈری پر بہت سوٹ کرے گا نہ میں بھی سوچ رہی ہوں کہ یہی کلر بنالوں بارات کے لیے۔" حنا نے نہایت خوب صورت ونفیس سے شرارے کو دیکھ کے ستائش سے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں تم پر تو اور بھی زیادہ کھلے گا یہ رنگ یہ دیکھو کتنی پیاری لگ رہی ہو۔" درریشم نے شرارے کا دوپٹہ اس کے اوپر اچانک ڈال دیا' اس کی سرخ وسپید رنگت پر جگ مگ دھج والا یہ دوپٹہ بہت کھل رہا تھا' جاذب نے بے ساختہ اس

منظر سے نگاہ چرائی' حنا جھینپ کے رہ گئی' کم از کم جاذب کے سامنے اسے دُرریشم سے ایسی حرکت کی توقع نہیں تھی۔

"ہاں ہماری حنا ہے ہی لاکھوں میں ایک۔" آپا نے بھی پیار سے اس کے گال تھپتھپائے انہیں اپنی یہ نازک و شرمیلی سی کزن بہت عزیز تھی۔

"حد ہوتی ہے تم یہاں بیٹھی ہو اور میں تمہیں سارے جہاں میں ڈھونڈ آئی' بھی اوپر بھی تنگ جا یا کرو امی بلا رہی ہیں تمہیں۔" ثنا حنا کو ڈھونڈتی ہوئی وہاں آن پہنچی تھی' حنا نے ناگواری سے اسے دیکھا اسے اپنی آپی پر ہمیشہ ہی غصہ آتا تھا' جب بھی وہ نیچے آتی تھی وہ ہمیشہ تھوڑی دیر بعد ہی کسی نہ کسی بہانے سے اسے بلانے آجاتی تھیں' پتا نہیں کیوں اسے بھی اپنی امی کی طرح حنا کا کزنز سے اس طرح گھلنا ملنا پسند نہیں تھا۔

"آ رہی ہوں آپ چلیں۔" اس نے اپنی ناگواری چھپاتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھ ہی چلو ویسے یہ اتنا آؤٹ آف فیشن ڈریس پہنو گی تم دُرریشم آپا کی شادی پر؟ اس کا کلر تو دیکھو ذرا کم از کم اتنا ڈارک تو نہ لیتی تمہارا کلر ویسے ہی اتنا ڈل ہے۔ یہ تم پر سوٹ نہیں کرے گا۔" جاتے جاتے ثناء نے رک کر دُرریشم کے ہاتھ میں موجود دوپٹہ کو دیکھ کر طنز سے کہا سب نے نہایت ناگواری سے اسے دیکھا تھا مگر وہ بے پروائی سے اپنی بات مکمل کر کے چلی گئی تھی' حنا نے شرمندگی سے نظریں چرالیں۔

"اُف! حنا تم اتنی سی بات پر کیوں شرمندہ ہو رہی ہو' ہم سب جانتے ہیں اس کی نیچر تم پلیز خود کو قصوروار مت سمجھا کرو' بات ثناء کی تو وقت کے ساتھ ساتھ اسے بھی عقل آ ہی جائے گی۔" آپا اور دُری نے بڑھ کے اسے گلے لگا لیا' ایک آسودگی کی لہر اس کے اندر سرائیت کر گئی۔

"اور نہیں تو کیا ایسی باتوں پر www.Ignore.com پر وزٹ کرا کرو' جنگلی مانو بلی!" جاذب نے بھی ماحول کی سنجیدگی کم ختم کرنے کے لیے شرارتاً کہا تو سب ہنس دیئے' حنا نے محبت سے تینوں کو دیکھا جو اس کو ہنسانے کے لیے اپنے غم چھپا کے ہنس رہے تھے۔ دل نے بے ساختہ سب کی خوشیوں کے لیے دعا کر ڈالی' وہ چپکے سے آمین کہتی اٹھ کھڑی ہوئی' جاذب نے چور نظروں سے اس کا تعاقب کیا تھا۔

❀......❀......❀

"یہ کیا کہہ رہی ہیں آپا آپ' اچانک کیسے احمد کی منگنی طے کر دی آپ نے اور بتایا بھی نہیں میں نے تو ہمیشہ سے ہی احمد کو ثناء کے حوالے سے دیکھا ہے اور آپ کا بھی ایسا ہی کچھ ارادہ تھا۔" نصرت کی بے چینی کسی طور کم نہیں ہو رہی تھی' آج ان کی اکلوتی بہن شمیم اپنے خوبرو بیٹے احمد کی بات پکی ہونے کی خوشی میں مٹھائی لائی تھیں جب کہ وہ بارہا ان کی ثناء کے لیے پہلے تذکرہ کر چکی تھیں۔

"میں سمجھ رہی ہوں تمہاری بات نصرت مگر جب بچے بڑے ہو جائیں تو والدین کو ان کی زندگی سے متعلق کوئی بھی فیصلہ کرنے سے قبل ان سے مشاورت کرنا ضروری ہوتی ہے' میری بھی دلی خواہش تھی' ثناء کو اپنی بہو بنانے کی ماشاء اللہ بہت خوب صورت ہے وہ مگر تم برا مت ماننا' احمد کا ماننا ہے کہ لڑکی کو صرف خوب صورت نہیں بلکہ سلیقہ مند بھی ہونا چاہیے' میں نے بات کی تھی اس سے تو اس نے صاف منع کر دیا' میں نے بہت سمجھایا تھا تمہیں کہ خود بھی سدھر جاؤ اور بچوں کی بھی صحیح تربیت کرو کچھ تو سکھاتیں' تم انہیں مگر ہمیشہ کی طرح تم نے میری باتوں کو نظر انداز ہی کیا۔" شمیم نے انہیں سمجھاتے ہوئے بڑی تلخ حقیقت بیان کی تو وہ بھڑک ہی اٹھیں۔

"ارے رہنے دیں آپا کیا کمی ہے میری بچی میں' آپ بلاوجہ مسئلہ نہ بنائیں کوئی کمی نہیں ہے میری بچیوں کو بھی رشتوں کی ان شاء اللہ ایسے بر ڈھونڈوں گی کہ سارے خاندان والے دیکھتے رہ جائیں گے۔"

"نصرت میری بہن اب تو ہوش کے ناخن لو دشمن نہیں ہوں' تمہاری ان ہی حرکتوں کی وجہ سے خاندان والے تم سے کتراتے ہیں اور پھر خود ہی دیکھ لو اب تک کسی نے بھی تم سے رشتہ کی بات نہیں کی نا؟ اور جب گھر میں اتنا اچھا سمجھدار لڑکا موجود ہے تو باہر ڈھونڈنے کی کیا ضرورت؟" بہن ہونے کے ناطے انہوں نے راہ دکھانا ضروری سمجھا۔

"گھر میں کون اچھا اور سمجھدار لڑکا موجود ہے کس کے بارے میں بات کر رہی ہیں آپا؟" انہوں نے چونک کے پوچھا۔

"ارے اور کس کی بات کروں گی یہ تمہاری جٹھانی کا بیٹا ہے نا جاذب! ماشاء اللہ پڑھا لکھا' سمجھدار ہے اور سب سے بڑھ کر یہ دیکھو کے اس نے کس طرح اپنے ابا کے بعد گھر کو سنبھالا' اچھا خاصا خوش حال گھرانا ہے' دو نندوں کا جھنجھٹ ہے' بس ان کی بھی شادی ہو جائے گی اور سب سے بڑھ کر گھر کی بچی گھر میں رہ گی۔" شمیم نے رسانیت سے کہا۔

"ارے آپا رہنے دو بس تم بہن میری ہو اور طرف داری اس عابدہ کے لڑکے کی کر رہی ہو۔ ارے کون سی کمی ہے میری پھول سی بچیوں میں جو میں اس لڑکے کے ساتھ اپنی بچی رخصت کر دوں' بچیاں بوجھ نہیں مجھ پر۔" جاذب کے ذکر پر وہ بھڑک ہی اٹھیں۔

"حد کرتی ہو نصرت تم بھی' ماشاء اللہ اتنا خوبرو و سنجیدہ بچہ ہے' تم نجانے کیوں انکار کر رہی ہو۔"

"ارے رنگ دیکھا ہے آپ نے اس کا کیسا سانولا سا ہے جب کہ میری دونوں بچیاں گوری چٹی' حد درجہ نازک۔ کوئی جوڑ ہی نہیں ہے اس کا میری بچیوں کے ساتھ۔" انہوں نے نخوت سے ناک سکیڑی۔

"دیکھو نصرت! اب وہ کوئی اتنا بھی سانولا نہیں ہے تم نے بلاوجہ اس بات کو ہمیشہ سے سر پر سوار کر رکھا ہے لڑکیوں کا رنگ نہیں ان کی کمائی و عادات دیکھی جاتی ہیں اور تمہاری ثناء کتنی سلیقہ مند ہے یہ تو تم بھی جانتی ہو اور جب گھر میں لڑکا موجود ہے اور ایسے میں تم باہر رشتہ کرو گی تو سو باتیں' سو سوال اٹھیں گے کہ جب خاندان کے لڑکے سے رشتہ نہ ہوا تو یقیناً کوئی نہ کوئی خامی ہوگی لڑکی میں تم سمجھ رہی ہو نا؟" انہوں نے صاف گوئی سے انہیں حقیقت سے روشناس کراتے ایک نیا پہلو دکھایا تو نہ چاہتے ہوئے بھی وہ گہری سوچ میں ڈوب گئیں' شمیم صحیح کہہ رہی تھی اس بات سے وہ زیادہ دیر تک نظریں نہ چرا پائیں۔

"مگر آپا ہماری ساس اور کیا عابدہ اس بارے میں سوچیں گی؟" انہوں نے جھجک کے پوچھا۔

"ارے کیوں نہیں سوچیں گی ضرور سوچیں گی مگر ان سے ڈائریکٹ بات کرنے سے پہلے بھائی صاحب سے بات کرنا' وہ ان سے بات کریں گے تو مناسب رہے گا تم فکر نہیں کرو اور اپنا رویہ بھی ٹھیک کرو' سسرال والوں کے ساتھ افریشم کی شادی کی تیاریوں میں حصہ لو پھر دیکھنا سب ٹھیک ہو جائے گا' اب میں چلتی ہوں بچے انتظار کر رہے ہوں گے۔" وہ ان کا ہاتھ نرمی سے تھپتھپاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں' ایک امید کا جگنو نصرت کی آنکھوں میں روشن ہوا تھا۔

❀......❀......❀

"واؤ زبردست! آج تو مزا آجائے گا افطار میں' مما یو آر دی بیسٹ۔ میرے فیورٹ پوٹلی سموسے' تھینکس۔" وہ باہر لاؤنج میں بیٹھی کوئی رسالہ پڑھ رہی تھی کہ کچن سے اٹھتی دلفریب مہک پر خود کو روک نہ پائی اور کچن میں آ کے جائزہ لیتے ہوئے لاڈ سے بولی۔

"ثناء بس بھی کر دو اب یہ بچپنا بجائے میری اور حنا کی مدد کروانے کے آ کے تبصرہ کر رہی ہو' اتنا نہیں ہوتا کہ کم از کم رمضانوں میں ہی ماں کا ہاتھ بٹا دو' سارا دن میں ہی لگی رہتی ہوں بس' حنا ہی ہے جو میری مدد کر دیتی ہے۔" اس کے مزاج کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے انہوں نے تنبیہ کی تو وہ مسکراتے ہوئے کچن میں رکھی ڈائننگ ٹیبل کی چیئر کھسکا کے بیٹھ گئی۔

"مما آپ بھی نا پہلے بھی تو کبھی میں نے اس طرح کچن میں کام نہیں کیا تو آج آپ کو کیا ہو گیا' ویسے بھی آپ ہی تو کہتی ہیں بیوٹی پر نو کمپرومائز اور اس طرح روز روز کچن میں کام کر کے میری اسکن الگ خراب ہو گئی۔" اس نے نہایت بے پروائی سے کہا۔ حنا خاموشی سے دونوں کی باتیں سنتے ہوئے چھولوں کی چاٹ بنانے میں مصروف تھی۔

"ٹھیک ہے مگر اب ساری زندگی ایسے ہی تو نہیں گزرے گی کل کو تمہاری شادی بھی کرنی ہے' جب پکھائے گا نہیں تو وہاں کیا کرو گی۔" ان کے ناصحانہ انداز میں دونوں بہنوں نے چونک کے ماں کو دیکھا' حنا کو شدید حیرت ہوئی اس طرح کی باتیں سن کے ورنہ انہوں نے آج تک کبھی ایسی کوئی تنبیہ نہ کی تھی۔

"آپ ہی تو کہتی ہیں مجھے کوئی شہزادے جیسا لڑکا ملے گا پھر بھلا میں کیوں کچن کے کام کر کے اپنی اسکن خراب کروں گی۔" کوئی اور وقت ہوتا تو وہ یقیناً ثناء کی بات سے اتفاق کرتیں مگر جب سے شمیم آپا انہیں سمجھا کے گئی تھیں وہ نا چاہتے ہوئے بھی اس نہج پر غور کرنے لگی تھیں' یہ ان کی بیٹیوں کے اچھے مستقبل کے لیے ضروری تھا۔

"بس زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں' جتنا کہا جائے

اتنا ہی کرو اور ایک بات غور سے سن لو تم بھی حنا کی طرح گھر کے کاموں میں دلچسپی لینا شروع کردو اور جب تک افریشم کی شادی نہیں ہو جاتی' نیچے اپنی تائی کے پاس بھی شادی کے کاموں میں حصہ لیا کرو۔" وہ سختی سے کہتیں کڑھائی سے سموسے نکالنے لگیں' حنا کو ان کی بدلی بدلی سوچ اور باتیں اچھی لگ رہی تھیں جب کہ ثناء نے نہایت بے زاری سے انہیں دیکھا۔

"رہنے دیں مما! اب اتنا بھی ٹائم نہیں ہے میرے پاس کہ نیچے جا جا کے سب کی خدمتیں کروں۔" وہ نخوت سے کہتی تن فن کرتی کچن سے نکل گئی' انہیں اس سے ایسی ہی امید تھی مگر یہ سراسر ان کی قیاس آرائی تھی کہ وہ اسے قائل کرلیں گی اس کی تربیت میں جو خلاء رہ گیا تھا اس کا پُر ہونا ناممکن نہ سہی لیکن اتنا آسان بھی نہیں تھا وہ یہ سب سوچتیں افطار کی تیاریوں کا جائزہ لینے لگیں۔

❀......❀......❀

رمضان کے دن عموماً ذکر الٰہی میں گزارے جاتے ہیں خاص کر ظہر سے عصر تک کا وقت مگر عابدہ تو خیر ماں سہی لیکن دادی جان بھی نمازِ ظہر سے فراغت پاتے ہی چھوٹی موٹی تیاریوں میں جت جاتیں' جیسے جیسے دن گزر رہے تھے شادی کی تیاریوں و دیگر مصروفیات میں تیزی آتی جارہی تھی اس وقت بھی دونوں ساس بہو لاؤنج میں افریشم کے ساتھ بیٹھی اس کے سسرال والوں خصوصاً نندوں و جٹھانیوں کو دینے والے کپڑے پیک کررہی تھیں کہ خلاف توقع نصرت چلی آئیں۔

"السلام علیکم! اماں کیسی ہیں آپ اور عابدہ تم سناؤ تیاری کہاں تک پہنچی بھئی۔" مشترکہ سلام کرتیں وہ بھی ان کے پاس ہی نیچے کارپیٹ پر بیٹھ گئیں' دادی جان نے اپنی عینک درست کرتے ہوئے ایک طنزیہ نگاہ ان پر ڈالی سب ہی حیران تھے کہ وہ کس طرح نچلی منزل کا رستہ بھول گئیں لیکن اپنی حیرت چھپاتے ہوئے سب نے خوش دلی کا مظاہرہ کرنا ضروری سمجھا۔

"کچھ نہیں بس کپڑے پیک کررہے تھے افریشم کی نندوں اور جٹھانیوں کے تم بھی دیکھ لو ذرا۔" عابدہ نے ان کے آگے کپڑے رکھتے ہوئے کہا وہ ستائشی نظروں سے کپڑوں کا جائزہ لینے لگیں جو کہ کافی مہنگے اور اچھے تھے اتنے میں دُرریشم بھی نماز سے فارغ ہو کر ادھر ہی چلی آئی تھی' چچی کو اس طرح باتیں کرتے دیکھ وہ بھی چونکی تھی۔

"ماشاء اللہ اچھے ہیں سب بھابی اور میری کوئی مدد چاہیے ہو تو ضرور بتائیے گا' میں تو ثناء اور حنا کو بھی کہہ رہی تھی جب تک شادی نہیں ہو جاتی نیچے آجایا کریں آپ کہاں اکیلی سب سنبھالیں گی۔" اپنے دل میں کدورتوں کو چھپاتے انہوں نے مصنوعی مسکراہٹ بمشکل چہرے پر سجائی۔

"تم تو رہنے ہی دو چھوٹی بہو! آج کیسے خیال آگیا کہ اس گھر میں شادی ہو رہی ہے اس دن جاذب بیٹا فرنیچر کے لیے جانے کا کہہ رہا تھا تو تمہیں بہن کے ہاں جانا تھا اب تو کرلیا ہے کافی کچھ ہم نے۔" دادی جان نے کافی برہمی سے اپنے خیالات ان تک پہنچائے وہ اپنے غصے کو دباتیں پہلو بدل کے رہ گئیں لیکن اس وقت وہ کسی بھی قسم کی بدمزگی نہیں چاہتی تھیں' عابدہ کو بھی دادی جان سے اس قدر تلخ رویہ کی امید نہ تھی انہوں نے فوراً ان کا ہاتھ نرمی سے دبایا۔

"ارے کوئی بات نہیں اماں جان! دیر آید درست آید ویسے بھی ابھی اتنے کام باقی ہیں اچھا ہے نصرت تم آگئیں مجھے مدد مل جائے گی' ویسے بھی تمہیں نت نئے فیشن وغیرہ کی کافی معلومات ہیں' چلو اب جلدی سے کپڑے سلیکٹ کرواؤ پھر جو بچے ہیں وہ بھی پیک کرنے ہیں۔"

"ہاں کیوں نہیں بھابی! ویسے اب تک رابعہ اور نازیہ نہیں آئیں۔" عابدہ کے پُرخلوص رویہ پر اپنی ساس کو نظر انداز کرتے ہوئے انہوں نے کپڑے پیک کرنا شروع کردیے۔

"ہاں آنے والی ہیں آخری عشرے کے شروع ہونے سے پہلے آجائیں گی بات ہوئی تھی میری رابعہ تو کہہ رہی تھی عمر کے ایگزامز ہو رہے ہیں تو وہ اس کے بعد ہی آئے گی۔" انہوں نے رسانیت سے اپنی دونوں نندوں کے متعلق معلومات فراہم کیں تو نجانے کیوں عمر کے ذکر پر ایک دھیمی سی مسکان دُرریشم کے لبوں پر ٹھہر گئی۔ افریشم نے شرارت سے اسے کہنی ماری اور وہ شرماتے ہوئے اٹھ کے چلی گئی جب کہ باقی سب اپنے کاموں میں جتے رہے' افریشم نے دل سے اپنی معصوم بہن کی خوشیوں کے لیے چپکے سے دعا کی۔

❀......❀......❀

"مما سب خیریت تو ہے نا آج کل نیچے بڑا دل لگ گیا ہے آپ کا۔" وہ لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھیں جب ہی ثناء چلی آئی وہ اس وقت سو کے اٹھی تھی جب کہ حنا حسب معمول نیچے ہی تھی۔

"مل گئی تمہیں فرصت یہ پوچھنے کی ویسے عقل نام کی نہیں ہے تم میں۔" انہوں نے خفگی دکھائی تو وہ مسکراتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گئی۔

"ارے میری مما چلیں اب تو مل گئی نہ فرصت اب بتائیں اور اس دن بھی آپ کو پتا نہیں کیا ہو گیا تھا مجھے نیچے جانے کا کیوں کہہ رہی تھیں آپ؟"

"صحیح کہہ رہی تھی نیچے جایا کرو میں چاہتی ہوں جلد از جلد تمہاری بھی شادی کردوں اور گھر میں جب اچھا لڑکا ہے تو پھر باہر کیا ڈھونڈنا' بس اسی لیے تمہیں سمجھا رہی تھی کہ ذرا اپنی دادی اور چچی کے سامنے رہا کرو کام وغیرہ میں بھی ہاتھ بٹالیا کرو۔" ان کی ثناء سے ہمیشہ سے ہی بے تکلفی رہی تھی اس بات سے قطعی بے خبر کہ اس کے نازک سے کچے ذہن پر کیا اثر پڑے گا وہ ہمیشہ سے ہی اس سے اس کی دادی اور چچی کے بارے میں الٹی سیدھی باتیں کیا کرتیں نتیجتاً وہ بھی ماں کے رنگ میں رنگتی چلی گئی اور اس وقت بھی وہ صرف اپنے مفاد کے لیے راہ دکھا رہی تھیں' اس بات سے قطعی بے خبر کہ ان کی یہی اولاد ان کی حکم عدولی کرے گی۔

"کیا مطلب ہے مما آپ کا گھر سے مراد کہیں آپ وہ جاذب بھائی کی تو بات نہیں کررہیں؟" اس نے ابرو اچکائیں۔

"ہاں تو اور کس کی بات کروں گی تم ہمیشہ میری نظروں کے سامنے رہو گی ویسے بھی مجھے پتا ہے تم کہیں اور ایڈجسٹ بھی کر پاؤ گی آسانی سے' اس لیے میں نے یہ سوچا ہے۔"

"ناممکن! آپ نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں اس کالے کلوٹے شخص سے شادی کروں گی' مما پلیز مجھے معاف ہی رکھیں آپ ان لوگوں سے۔ ہاں حنا کی کردیں وہاں مگر میری کسی صورت نہیں۔" اس نے غصے سے ریموٹ کنٹرول ٹیبل پر پٹخا اس کے اتنے شدید ردعمل پر نصرت چکرا کے رہ گئیں۔

"تم ہوش میں تو ہو ثنا کس طرح بات کررہی ہو آخر کیا کمی ہے جاذب میں سوائے رنگ کے' اچھا خاصا کماتا ہے اور کیا چاہیے تمہیں۔" انہوں نے اسے پکڑ کے اپنے پاس بٹھا کے سمجھانا چاہا۔

"مگر مما میں نہیں رہ سکتی' مجھے نہیں پسند وہ لوگ اور آپ کو بھی تو نہیں پسند نا' آپ کو اور کوئی نہیں ملا خاندان میں سوائے اس جاذب کے۔" اس نے نخوت سے ناک چڑھائی۔

"ہاں تو اور ہے کون شمیم آپا نے بھی اپنے بیٹے کی کردی افریشم کی بھی ہو رہی ہے اب میں کیا ساری زندگی تمہیں یہاں بٹھا کے رکھوں گی' حنا تم سے چھوٹی ہے تم سے پہلے میں اس کا کیسے سوچ لوں۔" انہوں نے اس کا ہاتھ تھام کا رسانیت سے کہا۔

"عمر......" اس کے مختصراً تین حرفی لفظ پر نصرت نے چونک کے ثناء کو دیکھا' واقعی اس طرف تو ان کا دماغ ہی نہیں گیا تھا' رابعہ کا عمر بھی تو افریشم کے ساتھ کا تھا اور وہ بھی لندن میں رہائش پذیر...... ان کی لالچی طبیعت میں ایک تحریک بپا ہوئی۔ واقعی جاذب تو عمر کے پاسنگ بھی نہیں تھا کم از کم ان کی نظر میں تو ایسا ہی تھا ایک پل لگا تھا ان کا فیصلہ بدلنے میں۔

"ٹھیک ہے مگر تم نیچے آؤ جاؤ کام وغیرہ میں مدد کرواؤ' آج کل میں رابعہ نازیہ بھی آجائیں گی' میں نہیں چاہتی انہیں تمہاری یہ سستی و کام چوری وغیرہ کا علم ہو۔"

"مما آپ بہت اچھی ہیں۔" خوشی سے بے قابو ہوتے ہوئے وہ ان کی بانہوں میں جھول گئی۔

❀......❀......❀
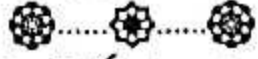
"زبردست رمضان میں بھی تمہاری یہ عادت نہیں بدلی۔" وہ نہایت انہماک سے صحن میں لگی کیاریوں میں پانی ڈال رہی تھی اور ترتیب سے رکھے پانی کے مٹکوں پر موتیا کے پھولوں کی مالا لگا رہی تھی جو اس نے خود گھر میں تیار کی تھی' دراصل دادی کو مٹکے کا ٹھنڈا پانی اور موتیے کی مخصوص مہک بہت پسند تھی' اس لیے ان کی فرمائش پر اب تک ان کے ہاں یہ رواج تھا اس وقت بھی وہ سہ پہر میں یہی کررہی تھی کہ ایک شناسا سا آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی اس نے چونک کے مڑ کے دیکھا' سامنے عمر اپنا مخصوص تاثر لیے اسی کی طرف متوجہ تھا۔

"آپ......" وہ حیرت کا مجسمہ بنی اسے تک رہی تھی'

WWW.PAKSOCIETY.COM

شرم جھجک' خوشی نجانے کتنے ہی رنگ اس کی جھیل سی آنکھوں میں چاند بن کے اترے تھے۔

"کیا ہوا دری! ارے میں نے سوچا تھا سب کو سرپرائز دوں گا' تم تو ابھی سرپرائز ہوگئیں۔" اس نے شرارت سے آنکھ دبائی تو وہ جیسے حال میں لوٹ آئی۔

"بہت بُرے ہیں آپ' ایک کال ہی کردیتے ہم لوگ آپ لوگوں کو ریسیو ہی کرنے آجاتے اور پھوپو پھوپا نہیں آئے کیا؟" اس نے نظریں ادھر اُدھر دوڑائیں تو سامنے ہی اسے رابعہ اور حمید پھوپا آتے نظر آئے' وہ لپک کے آگے بڑھی عمر نے محبت سے اس کے انداز دیکھے اس کی یہی باتیں تو اسے یہاں کھینچ لاتی تھیں۔

"السلام علیکم! پھوپو کیسی ہیں آپ؟ اور پھوپا آپ بھی فائنلی آ ہی گئے ورنہ ہمیشہ بہانے بنادیتے تھے۔"

"وعلیکم السلام ارے بھئی کیسے نہیں آتے' اپنی بیٹی سے ملنے اور اتنے خوشی کے موقع پر سالوں بعد تو عید سب کے ساتھ منانے کا موقع ملا ہے۔" حمید پھوپا نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور رابعہ اسے گلے لگاتے ہوئے اندر کی جانب بڑھیں' دادی جان تو سالوں بعد اپنی عزیز از جان بیٹی کو دیکھ کے نہال ہورہی تھیں۔ افریشم اور عابدہ بھی خوش تھیں' عابدہ دونوں بیٹیوں کو ساتھ لگائے جلدی جلدی افطاری کی تیاری کرنے لگیں' اس طرح اچانک ان کے آنے سے وہ کچھ تیاری ہی نہیں کرپائی تھیں۔ خاص کر جب سے دادی جان نے عمر کی ایماء پر دُرریشم کے ساتھ اس کی نسبت طے کی تھی' انہیں اپنی یہ نند کچھ زیادہ عزیز ہوگئی تھیں' آخر ان کی بیٹی کا سسرال جو تھا یہ بات صرف گھر کے بڑوں تک ہی محدود تھی مگر افریشم نے دُرریشم کو بھی اپنا رازداں بنالیا تھا ویسے بھی وہ عمر کے لودیتے جذبوں کی آنچ سے کسی شمع کی مانند پگھلنے لگی تھی۔ نصرت کو خبر ہوئی تو وہ بھی ثناء اور حنا کے ساتھ دوڑیں چلی آئیں۔

"ماشاء اللہ بھئی رابعہ تمہارا بیٹا تو کافی بڑا ہوگیا ہے اور بیٹا! کیا کررہے ہو آج کل؟" رابعہ سے بات کرتے کرتے انہوں نے ایک دم عمر کو مخاطب کیا تو وہ مسکرا کے رہ گیا ان کی اتنی خوش اخلاقی وہاں بیٹھے نفوس کی سمجھ سے بالاتر تھی ان کی عادات و اطوار سے تقریباً سب ہی واقف تھے خاص کر سسرال والوں سے تو ان کی کبھی بنی ہی نہ تھی۔

"کچھ نہیں مامی بس انٹرنشپ چل رہی ہے' ایم بی اے تو مکمل ہوگیا تھا چھ مہینے کی انٹرنشپ رہ گئی ہے اس کے بعد پاکستان میں ہی جاب کا ارادہ ہے۔"

"ارے کیوں بھئی پاکستان میں کیوں وہاں لندن میں تو تم لوگوں کا سب کچھ سیٹ ہے پھر یہاں تو کچھ بھی نہیں رکھا جو یہاں رہو تم؟" نصرت کو اس کے ارادے کچھ خاص پسند نہیں آئے' رابعہ سمیت حمید پھوپا نے بمشکل اپنی ناگواریت چھپائی۔

"بس نصرت اب بہت رہ لیے اپنوں سے دور اب ہمارا پاکستان میں ہی شفٹ ہونے کا ارادہ ہے' ویسے بھی آج کل کے حالات میں باہر ممالک میں مسلمانوں کا رہنا کچھ آسان نہیں رہا اب۔" عمر کے بجائے رابعہ نے جواب دیا تو وہ چپ ہو کے رہ گئیں۔

"ہاں یہ تو صحیح کہہ رہی ہو۔"

"اور بھئی بچیوں تم لوگوں کی تیاریاں ہوگئیں مکمل یا ابھی بھی چل رہی ہیں۔" رابعہ نے چاروں لڑکیوں کو مخاطب کیا جو چپ چاپ سب کی باتیں سن رہی تھیں۔

"ارے ابھی کہاں پھوپو! ابھی تو چل ہی رہی ہیں' میری تو آدھی تیاری بھی نہیں ہوئی۔" حنا نے جواب دیا تو وہ مسکرا اٹھیں۔

"کوئی بات نہیں ابھی تو کچھ دن باقی ہیں مجھے بھی کافی کچھ لینا ہے' کوئی پروگرام سیٹ کرلیتے ہیں پھر سب ساتھ چلیں گے' کیا خیال ہے؟"

"ہاں یہ بالکل صحیح رہے گا' ایسا کرتے ہیں کل ہی چلتے ہیں افطار کے بعد روزے میں تو ہمت نہیں ہوتی' ہے نا آپا اور دری؟" حنا نے کہتے ہوئے افریشم اور دُرریشم کی طرف سے تائید چاہی تو دونوں نے سر اثبات میں ہلادیا اور رابعہ مسکراتے ہوئے دادی جان کے کمرے کی طرف چلی گئیں جب کہ عمر اور حمید آرام کی غرض سے اپنے کمروں میں چلے گئے اور لڑکیاں اپنی باتوں میں لگ گئیں سوائے ثناء کے جو کچھ سوچتی ہوئی اوپر چلی گئی۔

❁......❁......❁

"اف کتنی تھکن ہوگئی ہے' قسم سے دری اور آپا! آپ لوگ تھکتے نہیں ہیں' اتنے اتنے گھنٹوں بھی بازاروں میں خوار ہوکر۔" وہ سب لوگ ابھی ابھی شاپنگ کرکے لوٹے تھے کہ حنا نے شاپرز سائیڈ میں رکھتے ہوئے تبصرہ کیا۔

"ارے بھئی بچیوں یہ بھی کوئی عمر ہے کیا تھکنے کی' ہم تو اس عمر میں بھی اتنے ایکٹیو ہیں اور تم لوگ پتا نہیں کیا کروگی جب اس عمر تک پہنچو گی۔" رابعہ پھوپو نے بھی رائے دینا ضروری سمجھا' حنا نے اس وقت کو کوسا جب اس نے تھکن کا نام لیا تھا' ثناء اپنے شاپرز اٹھاتی ہوئی اوپر چلی گئی جب کہ دُرریشم اور افریشم صوفے پر ہی ٹک گئیں' جہاں جازب عابدہ کے ساتھ بیٹھا ضروری سامان کی لسٹ تیار کررہا تھا۔

"جازب بیٹا! وہ میں نے پہلے تم سے فرنیچر اور دیگر سامان کی ایک لسٹ بنوائی تھی نہ وہ کہاں ہیں' آج رابعہ نے کچھ اور چیزیں یاد دلوائی ہیں میں نے سوچا وہ بھی منگوالوں تم سے۔" عابدہ نے کچھ یاد کرتے ہوئے کہا۔

"امی وہ تو میرے روم میں ہے آپ رکیں ذرا میں لے آتا ہوں۔"

"ارے نہیں تم یہ والی لسٹ بناؤ میں منگوالیتی ہوں۔ حنا بیٹا! ذرا تم لا دو وہ لسٹ جازب کے کمرے سے۔" انہوں نے پاس ہی بیٹھی حنا کو مخاطب کیا تو وہ فوراً ہی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ریڈ کلر کی فائل ہوگی اسٹڈی ٹیبل پر' وہی لے آنا اسی میں سب لسٹیں ہیں۔" جازب نے پیچھے سے پکار کے آواز لگائی تو وہ مسکراتی ہوئی کمرے میں داخل ہوگئی۔ سامنے ہی اسٹڈی ٹیبل پر اسے اس کی مطلوبہ فائل مل گئی' اس نے جیسے ہی فائل اٹھائی فائل کے نیچے ایک سیاہ کلر کی ڈائری رکھی ہوئی تھی۔ تھی تو غیر اخلاقی حرکت مگر اس نے کچھ سوچتے ہوئے ڈائری کھول لی' سامنے ہی اجلے حرفوں میں "جازب" کا نام جگمگا رہا تھا اس نے کچھ صفحات پلٹے ایک صفحے پر رقمطراز شعر پر اس کی انگلیاں تھم سی گئیں۔

زمین پر ہے مگر آسمان جیسی ہے
وہ نرم نرم سی لڑکی چٹان جیسی ہے

"اُف لگتا تو نہیں ہے کہ جازب بھائی کی زندگی میں کوئی لڑکی ہوگی مگر یہ شعر پھر کس کے لیے؟" اس نے خود سے الجھتے ہوئے سوچا پر اوپر والے صفحے پر ایک اور شعر لکھا تھا جسے پڑھ کے وہ پہلے سے زیادہ چونکی۔

چاند چہرے پہ جواں قوس قزح کی صورت
تیری زلفوں سے گھٹاؤں کی ادا ملتی ہے

"لگتا ہے وہ جو بھی ہے بہت ہی خوب صورت اور پیاری ہے جب ہی تو جازب بھائی نے ایسی خوب صورت تشبیہات والی شاعری لکھی ہوئی ہے۔"

"ارے حنا سوگئی ہو کیا بھئی جلدی لے آؤ' فائل مل نہیں رہی کیا؟" باہر سے جازب کی آواز آئی تو اس نے بوکھلاتے ہوئے ڈائری بند کی اور فائل لے کر باہر آگئی۔

❁......❁......❁

"آپ کو کوئی فکر بھی ہے اپنی بیٹیوں کی یا پھر بس بھتیجیوں کی ذمہ داریاں نبھانے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ آپ کی اپنی بیٹی کی عمر اب شادی کی ہوگئی ہے مگر سلام ہے آپ پر جو آپ نے ابھی تک کچھ سوچا ہو۔" اس رات فیضان سارے کاموں سے فارغ ہو کے اپنے کمرے میں آئے تو نصرت کو کافی برہم پایا۔

"کمال کرتی ہو تم بھی نصرت! مجھے کیا فکر نہیں ہوگی اپنی بچیوں کی' میں تو بس اس لیے چپ تھا کہ جب ہر معاملے میں تم اپنی کرتی ہو تو پھر اس معاملے میں بھی تم نے خود ہی کچھ سوچا ہوگا مجھ سے مشورہ کرنے کی تو تمہاری ویسے بھی کوئی عادت نہیں۔" انہوں نے کافی گہرا طنز کیا تو وہ تلملا کر رہ گئیں۔

"واہ بھئی واہ دوسرے معاملوں کی کیا خوب کہی آپ نے لیکن بچیوں کی شادی میں تو آپ کا مشورہ ضروری ہے نا ویسے بھی آپ کے خاندان والوں نے کون سا پوچھ لیا ہم سے۔"

"اس گھر کی سب سے بڑی بیٹی افریشم ہے تو ظاہر ہے اس کے بعد ہی باقی بچیوں کا سوچا جائے گا۔ آپ ذرا صبر کریں شادی ہونے دیں پھر دیکھتے ہیں کچھ۔" انہوں نے تحمل سے جواز پیش کیا۔

"رشتہ داروں کی کیا ضرورت ہے آپ اپنی بہن سے بات کریں عمر کے لیے' ثناء کے ساتھ اس کا جوڑ صحیح رہے گا۔" کافی تحمل کے بعد انہوں نے اپنی مطلب کی بات کی تو فیضان صاحب کا دل چاہا کہ انہیں غائب ہی کردیں۔

"حد کرتی ہو نصرت! تم بھی ویسے اتنی چالاک ہو لیکن اس معاملے میں لگتا ہے تمہاری عقل گھاس چرنے چلی گئی ہے' ہم بیٹی والے ہیں' بیٹی کے باپ کا اس طرح خود سے کہنا اچھا نہیں لگتا اور پھر میری بیٹیاں مجھ پر بوجھ نہیں ہیں جو میں

اس قدر جلد بازی کروں۔"
"خود نہیں کہیں گے تو کیا آسمان سے برسیں گے رشتے' کمال کرتے ہیں آپ بھی۔" انہوں نے غصہ سے کہا۔
"اچھا اب تم اتنا مت سوچو افریشم کی شادی ہو جائے تو میں اپنے دوست سے بات کرتا ہوں اس کے جاننے والے ہیں کافی اس سلسلے میں مگر تم اماں وغیرہ سے اس قسم کی کوئی بات خود مت کرنا' اب سو جاؤ۔" انہوں نے کہتے ہوئے لائٹ بند کردی جس کا مطلب تھا کہ وہ اب مزید بحث کے موڈ میں نہیں۔ عمر اور درریشم کی نسبت طے ہونے سے وہ ابھی تک قطعی لاعلم تھے' نصرت بھی غصے سے بڑبڑ کرتی لیٹ گئیں اب جو کرنا تھا انہیں ہی کرنا تھا۔

❀......❀......❀

"آپا...... آپا کہاں ہیں آپ جلدی آئیں باہر۔" درریشم ہانپتی کانپتی کچن میں داخل ہوئی تھی۔
"کیا ہوا دری! سب خیریت تو ہے نا' ایسی کیا افتاد آن پڑی جو یوں چلا رہی ہو؟" افریشم نے چھولے ابالنے کے لیے پریشر ککر میں چڑھائے پھر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔
"ارے بتانے کا ٹائم نہیں ہے آپ باہر آئیں' میرے ساتھ۔" وہ اس کا ہاتھ تقریباً کھینچتے ہوئے باہر لان کی طرف لے آئی' وہاں کا منظر دیکھ کر افریشم کی ہنسی نکل گئی ان کی چھوٹی پھوپو نازیہ اپنے تین عدد بچوں سمیت جاذب کے ہمراہ تشریف لارہی تھیں' جاذب بے چارہ ان کا ٹرنک سنبھالے ہوئے تھا اور وہ اپنے شرارتی بچوں کو سنبھالنے کی ناکام کوشش کر رہی تھیں ان کا سب سے بڑا بیٹا علی جب کہ اس سے چھوٹا ناظم اور سب سے چھوٹی بیٹی لائبہ ان کے یہ تین عدد بچے گھر میں وہ دھما چوکڑی مچاتے کہ سب اللہ کی پناہ مانگتے۔ یہی وجہ تھی کہ درریشم تقریباً ہانپتی ہوئی اسے یہ خبر سنانے کو دوڑی تھی۔
"یا اللہ تیرا شکر ہے یہاں گرمی کچھ کم ہے ورنہ تو حشر برا ہو جاتا میرا اور تم دونوں وہاں کھڑی کیا دیکھ رہی ہو بھئی خاص طور پر تم تو دلہن اپنی پھوپو کے آنے کی خوشی نہیں ہوئی کیا؟" ان دونوں کو دروازے کے پاس کھڑا دیکھ کے وہ شرارتاً کہہ کے باری باری دونوں سے گلے ملیں اتنے میں جاذب ان کا سامان اندر رکھ چکا تھا اور بچے تانو تانو کہتے اندر داخل ہو گئے تھے۔ شور سن کے تقریباً سب ہی لاؤنج میں جمع ہو گئے تھے۔

اب نازیہ پھوپو سب کو اپنا سفر کا احوال سنا رہی تھیں۔
"یہ کیا جاوید نہیں آیا کیا تمہارے ساتھ' ایک تو تمہارے سسرال والوں کی یہ منطق میری سمجھ سے باہر ہے کہ بے چاری بہو کو بچوں کے ساتھ اکیلے اتنی دور بھیج دیا۔ ارے بھتیجی کی شادی میں شرکت کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا کیا تمہارے میاں نے؟" دادی جان لاؤنج میں آئیں تو انہیں اکیلا دیکھ کے استفسار کیا وہ ہمیشہ ہی ان کے میاں کی اس عادت سے خائف رہتی تھیں جو بمشکل ہی کراچی تشریف لاتے تھے اور پھوپو بے چاری ان کے دفاع میں زمین آسمان ایک کر دیتی تھیں۔
"اماں آپ کو پتا تو ہے دکانوں وغیرہ کا سارا حساب کتاب وہ خود ہی کرتے ہیں' چاند رات تک آجائیں گے وہ آپ فکر کیوں کرتی ہیں۔" انہوں نے جواز پیش کر کے اماں کے گرد بازو حائل کر دیئے نتیجتاً ان کا غصہ فوراً ختم ہو گیا۔
"عابدہ بھابی میں تو کہتی ہوں افریشم کے ساتھ ساتھ آپ لگے ہاتھوں جاذب کی بھی شادی کر دیں خیر سے ماشاء اللہ اب تو بہت سمجھ دار ہو گیا ہے اور پھر آپ کو بھی سہولت رہے گی۔" صوفے پر بیٹھتے ہوئے انہوں نے اپنے دل کی بات کی جب سے انہوں نے جاذب کو دیکھا تھا آج وہ جب سے یہی سوچ رہی تھیں دراصل اس بار وہ تین سال بعد کراچی آئی تھیں اور ویسے بھی انہیں اپنا بھتیجا بہت پیارا تھا۔
"ارے نہیں بھئی ابھی کہاں درریشم کے ساتھ ہی کریں گے جاذب کی تو۔" عابدہ کے بجائے دادی جان نے کہا تو سب ہی نے مسکراتے ہوئے ان کی تائید کی' جاذب بے چارہ جھینپ گیا۔ افریشم نے چپکے سے دل میں اپنے عزیز بھائی کی بلائیں لیں اور باتوں میں مشغول ہو گئی۔

❀......❀......❀

"عمر اگر آپ فری ہیں تو میرے ساتھ ذرا قریبی مارکیٹ چلیں' پلیز مجھے چند چیزیں لینی ہیں عید میں دو دن بھی نہیں ہیں اب۔" تک سک سے تیار ہوئی وہ بالکل کسی فیشن شو کا حصہ لگ رہی تھی۔ عمر اور جاذب جو شطرنج کے مہروں میں الجھے ہوئے تھے دونوں نے چونک کے باری باری ثناء کو دیکھا جاذب کو اس وقت اس پر شدید غصہ آیا تھا' جو بھی تھا گھر کی لڑکیوں کو یوں اکیلے کزن کے ساتھ رات میں جانے کی اجازت نہ تھی' خاص کر عمر کے ساتھ اس کے

بھائی نہ بولنے پر وہ شدید چونکا تھا۔ پتا نہیں چچی اس پر سختی نہیں کیوں نہیں کرتیں' اتنی آزادی دے رکھی ہے' وہ فقط سوچ کر ہی رہ گیا۔
"اچھا تم رکو میں چلتا ہوں اور کون کون جا رہا ہے درریشم اور حنا وغیرہ سے بھی پوچھ لو یا پھر ہو سکتا ہے نازیہ خالہ کو بھی کچھ لینا ہو۔" عمر نے اپنی دانست میں کافی سمجھ داری کی بات کی۔
"ارے نہیں بھئی ان لوگوں کی تو سب تیاری ہو گئی مجھے بھی آج ابھی بس یاد آیا ہے' آپ چل رہے ہیں کہ نہیں۔" ثناء نے ایک ادا سے اپنے فنکی کٹ بالوں کو جھٹکتے ہوئے بغور اسے دیکھا ناگواری کی ایک لہر اس کے اندر اٹھی تھی مگر وہ کوئی بدمزگی نہیں چاہتا تھا' سو چپ چاپ اس کی بات مان گیا۔
"ٹھیک ہے تم چلو میں آتا ہوں۔" جاذب سے ایکسکیوز کرتے ہوئے وہ اٹھ کھڑا ہوا عین اسی لمحے نازیہ پھوپو نے کمرے میں قدم رکھا اور جس طرح انہوں نے ثناء کا جائزہ لیا وہ سٹپٹا گئی مگر نظر انداز کرتی ہوئی نکل گئی۔
"پتا نہیں کیسی تربیت کی ہے نصرت بھابی نے' گھر والوں سے پوچھنے کی زحمت بھی نہیں کرتیں لڑکیاں اور منہ اٹھا کے چل دیں' کیا خوب زمانہ آگیا ہے۔" ان کی بڑبڑاہٹ جاذب نے بھی سن لی تھی مگر سنی ان سنی کرتے ہوئے لائبہ کو ان کی گود سے لے کر وہ باہر آگیا۔ نازیہ پھوپو کو بھی ہمیشہ سے ہی نصرت سخت ناپسند تھیں جنہوں نے ان کا بھائی ان سے چھین لیا تھا اور اب بھتیجی کو بھی ان کی روش پر چلتے دیکھ کر وہ سخت پریشان ہوئی تھیں لہٰذا اپنے جلے دل کے ساتھ وہ رابعہ اور دادی جان کی تلاش میں ان کے کمرے کی طرف آگئیں۔

❀......❀......❀
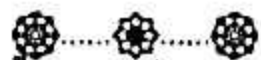
آج تیسواں روزہ تھا اور کل عید الفطر تھی قصر راحت میں بھی چاروں طرف رنگ و بو و خوشیوں کا سیلاب امڈ آیا تھا' کل افریشم کا نکاح تھا اور عید کے تیسرے دن مہندی تھی سو ہر کوئی کاموں میں مصروف تھا وہ بھی اپنی تیاری کو فائنل ٹچ دیتی ہوئی نچلی منزل کی جانب چلی آئیں ساری لڑکیوں نے لاؤنج میں ادھم مچا رکھا تھا۔ جاذب اور عمر لڑکیوں کی آپس کی چھیڑ چھاڑ سے لطف اندوز ہو رہے تھے' انہوں نے

مصباح

السلام علیکم! آنچل کی تمام رائٹرز اور تمام پڑھنے والوں کو میرا پیار بھرا اسلام۔ عابد دولت کا نام مصباح ہے میرے نام کا مطلب اجالا ہے۔ ہم چار بہنیں اور ایک بھائی مزمل ہے وہ بہت زیادہ فنی ہے' ایف ایم سننے کے لیے ریڈیو اسی سے لیتی ہوں۔ بات اگر دوستوں کی کروں میری بہت پیاری پیاری دوستیں ہیں سلمیٰ' صفا' صنم' رمشا' عروسہ' اقراء' سدرہ' میمونہ' ایمان فاطمہ' اقراء جی کہاں ہو تم؟ کبھی فون ہی کر لیا کرو' کالج چھوڑنے کے بعد غائب ہی ہو گئی ہو' صفا یہ میسج تمہارے لیے بھی ہے۔ تمہاری ابھی رخصتی ہوئی کہ نہیں؟ حساس بہت ہوں کسی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی۔ کھانے میں دہی بڑے بہت پسند ہیں ڈریسز میں شرارہ بہت پسند ہے' جیولری میں چوڑیاں پسند ہیں۔ میری آئیڈیل شخصیت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بس اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میں پانچ وقت کی نمازی ہو جاؤں' آمین۔ رائٹرز میں مجھے سمیرا شریف طور اور ام مریم بہت پسند ہیں۔ میں فارغ وقت میں ایف ایم سنتی ہوں اور کمپیوٹر استعمال کرتی ہوں' تنہائی بہت پسند ہے کوئی ڈسٹرب کرے تو بہت برا لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ میرے سر پر میری ماں کا سایہ قائم رکھے آمین۔ اب اجازت دیجیے اللہ حافظ۔

عابدہ' رابعہ اور نازیہ وغیرہ کی تلاش میں نظریں دوڑائیں تو وہ انہیں کہیں نظر نہیں آئیں تو وہ کچن کی طرف چلی آئیں جہاں درریشم چائے بنا رہی تھی۔
"بیٹا وہ تمہاری امی اور پھوپو وغیرہ نظر نہیں آرہیں' کہیں گئے ہوئے ہیں کیا وہ لوگ؟"
"نہیں چچی! گھر پر ہی ہیں' دادی جان کے کمرے میں ہیں آپ بھی وہیں چلی جائیں۔" اس نے چائے کپوں میں ڈالی اور مسکراتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے میں وہی جا رہی ہوں پھر۔" اپنا دوپٹہ درست کرتے وہ ہوئے باہر نکل گئیں' چاند رات خاص کر

نکاح سے ایک دن پہلے ہزاروں کاموں کے جھمیلے میں اس طرح سب بڑوں کا ان کی ساس کے کمرے میں اکٹھا ہونا انہیں تشویش میں مبتلا کررہا تھا اگر کوئی ضروری بات تھی تو انہیں کیوں نہیں بلایا گیا یہ سب سوچتے ہوئے ہی وہ کمرے کے باہر ہی رک گئیں' دروازہ بند تھا مگر باتوں کی آوازیں باہر تک آرہی تھیں کن سوئیاں لینے کی اپنی پرانی عادت سے مجبور ہوکر وہ باہر ہی رک گئیں مگر اپنا نام سن کر انہیں شدید حیرت ہوئی وہ یقیناً نازیہ کی ہی آواز تھی۔

''اماں ابھی کیسے بتادیں نصرت کو آپ کو پتا تو ہے انہوں نے تو کبھی اس گھر کو اور اس گھر کی خوشیوں کو اپنا ہی نہیں سمجھا تو پھر اسے وقت سے پہلے بتانے کا فائدہ افریشم کی مہندی پر ہی عمر اور دُرریشم کی منگنی کردیتے ہیں' سب کو پتا چل جائے گا۔ بات تو پہلے سے ہی طے ہے۔'' اپنی حیثیت کا اندازہ کیا ہوا انہیں لگا کہ ان کے پاؤں کے نیچے سے زمین کھسک گئی ہو' انہیں شدید صدمہ ہوا تھا دُرریشم سے بڑی تو ان کی بیٹی ثناء تھی اس کے بارے میں کسی نے نہیں سوچا۔ آخر تھی تو وہ ان لوگوں کا ہی خون نا اب تو انہوں نے بھی اپنی عادات کافی بدل لی تھیں صرف اسی لیے کہ عمر کی ثناء سے شادی ہوجائے مگر یہاں تو ابھی تک وہ پرانی والی نصرت ہی تھیں سب کے لیے ان سے ضبط نہ ہوا تو نہایت غصے سے دھاڑ سے دروازہ کھول کے اندر داخل ہوگئیں۔

''نہیں بتائیں کچھ آپ لوگ مجھے بلکہ شادی میں بھی کیوں بلایا نہ بلاتے' میں تو ہمیشہ سے ہی ان سے کہتی رہی کہ آپ کے گھر والے آپ کے بیوی اور بچوں کو اپنا نہیں سمجھتے مگر انہوں نے ہمیشہ آپ لوگوں کی طرف داری کی' ایک پل کو تو مجھے بھی لگا کہ میں ہی غلط ہوں لیکن نہیں میں صحیح تھی آج دیکھ لیا میں نے۔ ارے آپ لوگ بتائیں کیا ثناء اور حنا آپ لوگوں کا خون نہیں ہیں' کیا ان کے بارے میں کسی نے سوچا کہ ان کی بھی شادی کرنی ہے یا نہیں۔ دُرریشم تو ثناء سے بھی چھوٹی ہے پھر بھی سب کو عابدہ بھابی کے بچوں کی فکر ہے۔'' بولتے بولتے ان کی آواز رندھ گئی تھی رابعہ سمیت سب ہی ان کے اتنے شدید ردعمل پر اچھل پڑے تھے۔

''تم غلط سمجھ رہی ہو چھوٹی بہو! ہم نے کبھی بچوں میں فرق نہیں کیا۔'' دادی جان نے آگے بڑھ کے ان کا کندھا تھپتھپایا جسے نہایت غصے سے انہوں نے جھٹک دیا۔ نازیہ سے ان کا یہ رویہ برداشت نہ ہوا تو وہ پھٹ پڑیں۔

''اے نصرت بھابی! بس کرو ارے آنکھوں دیکھی مکھی کون نگلتا ہے کیا خوب تربیت کی ہے آپ نے بچیوں کی' حنا تو خیر صحیح ہے مگر وہ آپ کی لاڈلی ثناء فیشن کی دلدادہ' گھر گرہستی میں صفر' حد درجہ منہ پھٹ اور بدتمیز ارے اتنی تمیز نہیں کہ گھر والوں سے یا بڑوں سے کہیں جانے سے پہلے اجازت لے لیں' جب جی چاہا جوان کزن کے ساتھ منہ اٹھا کے سیر سپاٹوں کو نکل پڑیں' آپ نے ویسے ہی کوئی کسر نہ چھوڑی تھی خاندان بھر میں ہمارا نام بدنام کروانے میں اور اب رہی سہی کسر یہ ثناء پوری کردے گی۔ ارے لوگ شادی سے پہلے ماں کو بھی دیکھتے ہیں جب آپ ایسی ہیں تو کوئی کیوں شادی کرے گا' آپ کی بچی کو تو آپ کی توسکی بہن نے بھی نہیں پوچھا.....'' اتنی تلخ کڑی باتیں سن کے نصرت کا چہرہ دھواں دھواں ہوگیا تھا' بات ان کی بیٹی کے کردار تک آپہنچی تھی' ان کی زبان درازی کی سزا ان کی بچیوں کو ملے گی اگر انہیں اس بات کا احساس پہلے ہوجاتا تو وہ کبھی نہ بولتیں کچھ انہوں نے بڑھ کے دیوار کو تھام لیا' شور شرابے کی آوازیں سن کے سب لوگ ہی اُدھر جمع ہوگئے تھے' حنا اور ثناء کبھی دادی اور پھوپو لوگوں کو دیکھتیں تو کبھی ماں کی زرد رنگت و دھواں چہرے کو دیکھ کر ٹھٹک جاتیں۔ نازیہ نے کچھ اور کہنے کے لیے لب وا ہی کیے تھے کہ عابدہ کی آواز پر سب خاموش ہوگئے۔

''بس کردیں آپ لوگ' خدا کے لیے گھر کی بچیوں کے بارے میں اس طرح بات نہیں کرتے۔ نازیہ خدا کا خوف کرو ثناء ہو یا افریشم حنا ہو یا دُرریشم چاروں ہی اس گھر کی عزت ہیں یوں اس گھر کی عزت پر انگلی اٹھانے کا حق کسی کو نہیں اور نصرت تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ ہم نے تمہاری بچیوں کو اپنا نہیں سمجھا' یہ حنا اس کو دیکھ لو۔'' وہ حنا کا ہاتھ پکڑ کے نصرت کے سامنے لے آئیں انہوں نے حیرت سے عابدہ کو دیکھا۔

''یہ اتنی سی تھی جب سے میرے پاس رہتی تھی نصرت یہ جتنی تمہاری بیٹی ہے اتنی ہی میری بیٹی ہے۔ میں نے ہمیشہ اسے جاذب کی دلہن کے روپ میں دیکھا' دُرریشم کی شادی پر میرا جاذب اور حنا کی شادی کا ارادہ تھا' اماں کو بھی یہ بات

پتا تھی مگر ابھی تم سے کہی نہیں تھی۔'' انہوں نے بڑھ کے حنا کو گلے لگالیا' جاذب نے مسکراتے ہوئے ماں کو دیکھا سب ہی کے رکے ہوئے سانس بحال ہوئے' نصرت کی آنکھیں فرطِ مسرت سے چھلک پڑیں۔

''بس اب جاذب اور حنا کی منگنی بھی عمر اور دُرریشم کی منگنی کے ساتھ کردیتے ہیں۔'' دادی جان نے آگے بڑھ کے حتمی انداز میں کہا۔

ثناء ششدر سی سب کو دیکھ رہی تھی اس کا دماغ تو بس عمر اور دُرریشم میں الجھ کے رہ گیا تھا جب ہی کچھ یاد کرتے ہوئے نصرت نے کپکپاتے لبوں سے ثناء کا نام لیا۔

''ثناء! میری ثناء کا کیا ہوگا؟''

''کچھ نہیں ہوگا بھابی! میں ہوں نا اپنی پھولوں جیسی بھتیجی کے لیے میں ڈھونڈوں گی پیارا سا لڑکا' میرے جیٹھ اور جٹھانی نے اپنے بڑے بیٹے رضا کے لیے لڑکی دیکھنے کا کہا ہے' خاندان میں ہی بہت اچھا لڑکا ہے آپ اطمینان رکھیں میں اسے فون کرکے شادی پر بلوالوں گی۔ شادی کے بعد ملتان جاکے جٹھانی سے بات کروں گی۔'' نازیہ نے آگے بڑھ کے نصرت کو گلے لگالیا اور ثناء کو محبت پاش نظروں سے دیکھا عابدہ بھابی کی باتیں سن کر انہیں بھی اپنے رویے کی تلخی کا شدت سے احساس ہوگیا تھا۔ ثناء کی آنکھیں بھیگ گئیں' وہ اپنے ددھیال والوں کو کیا سمجھتی تھی اور وہ لوگ کیا تھے مگر اس میں اس کا بھی اتنا قصور نہیں تھا نصرت نے جس سانچے میں اسے ڈھالا وہ ڈھل گئی لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ اسے دوسری نصرت نہیں بننا وہ گر کے نہیں سنبھلے گی بلکہ وہ ہمیشہ سنبھل کے چلے گی آج وقت نے اسے سب کچھ باور کرادیا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کے دادی جان کو پہلی دفعہ اتنی محبت سے گلے لگایا' سب ہی کے چہروں پر اطمینان رقصاں تھا' ہوئے حنا کے سب ہی مسکرادیے جب کہ وہ کچھ یاد کرتے ہوئے کمرے سے بھاگ گئی' جسے سب نے شرم سے تعبیر کیا مگر جاذب کی آنکھوں میں واضح پریشانی ابھر آئی تھی دھند چھٹ چکی تھی سب ہی ہنستے مسکراتے ہوئے تیاریوں میں لگ گئے تھے۔ ینگ پارٹی نے لاؤنج پر قبضہ جمالیا تھا اور بڑوں کے کچن کی تیاریوں میں حنا اسے کہیں نظر نہیں آئی تو اسے ڈھونڈتا ہوا چچی کے پورشن کی طرف آگیا مگر وہ اسے وہاں بھی نہیں نظر آئی' تو اس نے کچھ سوچتے ہوئے اپنے قدم ٹیرس کی جانب بڑھا دیے سامنے ہی وہ ریلنگ سے ٹیک لگائے رونے کا شغل فرما رہی تھی۔

''کیا ہوا؟ رو کیوں رہی ہو تم' خوش نہیں ہو کیا؟'' جاذب کی آواز پر اس نے چونک کے دیکھا' اس کے سوال پر اس کے رونے میں اور شدت آگئی۔ جاذب نے کچھ جھجکتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے اس کا رخ اپنی جانب موڑا۔

''کیا بات ہے بتاؤ مجھے۔''

''جاذب بھائی کچھ نہیں' پلیز آپ نیچے جائیں۔'' اس نے تلخی سے کہتے ہوئے نظریں پھیر لیں۔

''اُف ظالم لڑکی! اب تو بھائی نہیں بولو صاحب کو خیر سے آپ کے منگیتر ہونے کا شرف حاصل ہوگیا ہے۔'' اس نے شوخی سے مسکرا کے کہا حنا نے چونک کر بغور اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں جگنو رقص کررہے تھے۔

''اتنی خوشی ہے' انہیں تو یا اللہ پھر وہ ڈائری اور وہ لڑکی کون

منزل

میری زندگی کی ابتداء
اسے پانے کی چاہت سے ہوتی ہے
اپنی منزل کو پانے کی جستجو
بہت ہمت دیتی ہے
نوکیلے پتھروں کا راستہ
جب پار کرتی ہوں
تو میرے پاؤں لہولہان ہوجاتے ہیں
مگر
میری محبت مجھے تکلیف کا احساس ہونے نہیں دیتی
لیکن
اس وقت بہت تکلیف ہوتی ہے جب وہ نہیں ملتا
ایک طرح سے
میرا راستہ دلدل پر چل کے جانے کی مانند ہے
اور
میری منزل
گلاب کی پتیوں کی طرح نرم......!

عاصمہ شمشاد حسین...... کورنگی' کراچی

تھی؟'' اس نے سوچتے ہوئے جھرجھری لی پھر کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''آپ اتنے خوش کیسے ہوسکتے ہیں' میں نے اتفاق سے ایک بار آپ کی ڈائری کے چند ابتدائی صفحات پڑھے تھے اس میں وہ شاعری وہ سب کیا تھا پھر......؟''

''زبردست! تم تو ابھی سے روایتی بیویوں کی طرح تفتیش کررہی ہو بس اتنی سی بات پر پریشان تھیں تم' میں سمجھا پتا نہیں کیا بات ہے پاگل لڑکی! میں نے زندگی میں کبھی کسی اور لڑکی کا نہیں سوچا سوائے ایک کے اور اگر تم نے ڈائری کے مزید صفحات اور پڑھ لیے ہوتے تو اس کا نام بھی جان لیتیں۔'' اس نے ہنوز اطمینان سے بمشکل اپنی مسکراہٹ دبائی۔

''کون ہے وہ؟'' حنا نے غصے سے پوچھا۔

''جنگلی مانو بلی! میری وہی تو ہے جسے آج تک میں تنگ کرتا رہا' وہی میرا سب کچھ ہے' تم نے غور کیا ہوتا تو ماما کی طرح جان گئی ہوتیں۔'' اس نے اسے چھیڑتے ہوئے بات مکمل کی' پہلے تو حنا کی سمجھ نہیں آئی' بات جب آئی تو اس کی چیخ نکل گئی۔ جنگلی مانو بلی وہ اسے ہی تو کہتا تھا ہمیشہ سے۔

''حد کرتے ہیں آپ بھی' میں نہیں بولتی اب آپ سے۔'' اس نے مصنوعی خفگی سے کہتے ہوئے قدم بڑھائے تو جازب نے بڑھ کے اس کا آنچل تھام لیا۔

''کیا ہے؟''

''رکو تو سہی بات تو سن لو' ادھر آؤ پہلے۔'' اس کا ہاتھ تقریباً کھینچتے ہوئے وہ ریلنگ کی جانب دوبارہ لے آیا۔

''اب آسمان کی طرف دیکھو وہ چاند نظر آرہا ہے نا۔'' جازب نے چاند کی طرف اشارہ کیا تو وہ محویت سے عید کا چاند تکنے لگی۔

''عید آئی ہے تو پھر آج میرے سینے میں
اک خواہش نے بہت زور سے انگڑائی لی
جی میں آیا تو ساتھ ہو تنہائی ہو
رات نشیلی ہو اور شام ہو گہری نیلی
اور ہم دونوں کسی مکان کی چھت پر
دور ہی دور کہیں فلک پر تکتے جائیں
چاند کو ڈھونڈتے ایک دوجے کو دیکھیں دم بھر
دل کے جذبات نگاہوں سے چھلکتے جائیں
اور آجائے نظر چاند کی ایک جھلک
اپنے چہرے پر مسرت سے نکھار آجائے
پھر میرے ذہن میں اشعار اترتے آئیں
میں تصور میں سنواروں تیری الجھی زلفیں
اور ان زلفوں میں پھر شب کی سیاہی بھر دوں
تیرے چہرے کو کسی چاند کی تشبیہ دے کر
ایک عالم میں اجالا ہی اجالا کردوں
تیرے ہونٹوں کو کسی پھول کی لالی دے دوں
اور اس لالی کو پھر خون سے پائندہ کردوں
تیرے ہاتھوں میں بسا کر میں حنا کی خوشبو
رنگ و خوشبو سے گلابوں کو بھی شرمندہ کردوں
یا بہادوں انہیں سچ مچ کسی ساون کی طرح
تیری بانہوں میں سجادوں بہت سے گجرے
تو نگاہوں کو جھکائے نئی دلہن کی طرح
میں تیرا حسن جہاں سوز مکمل کرکے
چند لمحوں کے لیے پیار سے تجھ کو دیکھوں
ایک انگلی سے اٹھاؤں تیری تھوڑی جاناں
اور دھیرے سے تجھے عید مبارک کہہ دوں''

مدہم میٹھی آواز میں وہ اس کی سماعتوں میں رس گھول رہا تھا اور وہ اس کے اس قدر والہانہ انداز پر خود میں سمٹ کے رہ گئی تھی۔

''آپ کو بھی عید مبارک!'' دھیرے اس کو وش کرتے ہوئے وہ تیزی سے اس کے پہلو سے نکلتی چلی گئی' جازب کا بے ساختہ قہقہہ فضاؤں میں گونجا تھا' عید کا یہ ضوفشاں چاند اپنی تمام تر روشنائی گلابوں سمیت قصر راحت پر نچھاور کررہا تھا جس کی روشنی سے تاعمر قصر راحت کے درودیوار کو چمکنا تھا۔